Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

The Veiling (Pardah) of a Woman's Voice: in the Light of Sharaiah Rulling

عورت کی آواز کا پردہ: شریعتِ اسلامی کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Dr. Munir Hussain
Deputy Director, Centre for Halal Awareness
Research and Training, Assistant Professor, Minhaj University Lahore
E-mail: dydirector.chart@mul.edu.pk

Muhammad Shabbir
Visiting Lecturer Islamic Studies, Minhaj University Lahore
Email: ch.msqadri@gmail.com

Huzaifa Shabbir
Shariah Research Scholar, Centre for Halal Awareness
Research and Training (CHART) Minhaj University Lahore
E-mail: huzaifashabbir171@gmial.com

Abstract

This specific research examines the issue of a woman's voice in Islamic Shariah, questioning whether it should be regarded as pardah (veil). According to Islam, women should maintain a material form of modesty, but they are not explicitly prohibited from using their voices. If a woman's voice was meant to be hidden, there would be clear injunctions in the Quran and Hadith regarding her speech with non-mahram males. Women were able to speak freely even during the time of the Holy Prophet (PBUH) and the Rightly Guided Caliphs (RA). They participated in social and religious activities, narrated hadiths, and took part in discussions. This research seeks to show that some modesty should not restrict women from disseminating religious and social instructions in the modern world. The results highlight the necessity to find an equilibrium, which observes Islamic regulations while affording women the liberty to participate actively in the sharing of information.

Keywords: *Women's voice, Islamic Shariah, pardah, modesty, hadith, gender roles*

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

شریعتِ اسلامی میں عورت کو غیر محارم سے پردے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے پردے میں ہی رہنا چاہیے، جب کبھی باہر نکلنے کی ضرورت پیش آجائے تو اسے مکمل شرعی پردے میں ہی نکلنا چاہیے۔ شرعی پردہ کے مطابق جن اعضاء کو چھپانے کا حکم ہے، اُن کو چھپا کر یا پردے کے پیچھے کھڑی ہو کر عورت کو غیر محرم کے ساتھ ضروری بات کرنے کی اجازت نصِ شرعی سے ثابت ہے، صرف نرم لہجہ اپنانے کی ممانعت ہے۔ راجح قول کے مطابق عورت کی آواز کا پردہ نہیں ہے۔ فقہاء کرام نے اسے فتنہ کے اندیشے کے سبب خلاف اختیار قرار دیا ہے۔ جب کہ عورتوں کے غیر محرم مردوں کے سامنے دین سیکھنے اور سکھانے کی متعدد مثالیں قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے ملتی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

(1) قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے امہات المؤمنین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا.[1]

"اے اَزواجِ پیغمبر! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مِثل نہیں ہو، اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (مردوں سے حسبِ ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نِفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا۔"

درجہ بالا آیت میں امہات المؤمنین کو بالخصوص اور مسلم خواتین کو بالعموم غیر محرم مردوں سے بدن کا پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور ان سے نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا ہے لیکن صاف اور سیدھی بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ عورت کی آواز پردے میں شامل نہیں ہے۔ عورت کی آواز بھی اگر پردے کا حصہ ہوتی تو سیدھی اور صاف بات کرنے کی اجازت نہ دی جاتی بلکہ پوری طرح منع کر دیا جاتا یعنی جس طرح اعضائے پردہ کو چھپانے کا حکم ہے اسی طرح آواز کو چھپانے کا حکم دیا جاتا جبکہ ایسا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

(2) دوسرے مقام پر اَزواج مطہرات سے سوال کرنے کے بارے میں ارشادِ باری ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ.[2]

"اور جب تم اُن (اَزواجِ مطہرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو، یہ (ادب) تمہارے دلوں کے لیے اور ان کے دلوں کے لیے بڑی طہارت کا سبب ہے۔"

(1) Al-Ahzad, 33/32
(2) Al-Ahzad, 33/53

OPEN ACCESS
CC BY

اس آیت مبارکہ میں غیر محارم کے ساتھ پردے کے پیچھے سے ضروری بات کرنے کی اجازت ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک مجلس میں خواتین آتی تھیں اور مردوں کی موجودگی میں سوالات کرتی تھیں اور آپ ﷺ انہیں جواب دیتے۔آپ ﷺ نے کبھی عورتوں کو سوال پوچھنے سے منع نہیں فرمایا اور نہ مردوں سے یہ کہا کہ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کی آواز پردے کا حصہ نہیں ہے۔

(3) قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے لین دین کے معاملات طے کرتے وقت معاہدہ لکھنے اور اس پر گواہ بنانے کا حکم فرمایا ہے۔اگر گواہوں میں دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ.(3)

"اور اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو گواہ بنالو، پھر اگر دونوں مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں (یہ) ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں تم گواہی کے لیے پسند کرتے ہو (یعنی قابلِ اعتماد سمجھتے ہو) تاکہ ان دو میں سے ایک عورت بھول جائے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔"

اس آیت مبارکہ سے عورت کی گواہی ثابت ہے، گواہ اس لیے بنائے جاتے ہیں کہ کوئی اپنے معاہدہ سے نہ پھرے، اگر کوئی معاہدہ سے پھر جائے تو معاملہ عدالت میں جاتا ہے یا کسی جرگہ میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔اگر عورت کی آواز پردہ ہوتی تو شرعاً ان معاملات میں عورت گواہ بنانے کی کبھی بھی اجازت نہ ہوتی کیوں کہ معاملہ بگڑ جانے کی صورت جرگہ یا عدالت میں پیش ہو کر گواہی دینا ہوتی ہے۔جب کہ قرآن مجید میں کسی مقام پر بھی یہ شرط نہیں لگائی گئی کہ گواہی صرف محرم کے سامنے لی جائے گی یا گواہی دینے کے لیے عورت کسی غیر محرم کے سامنے نہ بولے، کہیں بھی شرعاً ایسی پابندی نہیں ہے۔لہٰذا یہ آیت مبارکہ بھی عورت کی آواز کا پردہ نہ ہونے پر دلیل ہے۔

(4) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

---

(3)Al-baqarah,2/282

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

أَنَّ امرأةً مِن خَثعَمَ استَفتَت رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَالفَضلُ بنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: يَا رَسُولَ اللّٰہِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰہِ عَلَى عِبَادِهِ أَدرَكَت أَبِي شَيخًا كَبِيرًا، لَا يَستَطِيعُ أَن يَستَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَل يَقضِي أَن أَحُجَّ عَنهُ؟ قَالَ: نَعَم.(4)

"قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ ﷺ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباسؓ کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ ! یہ (حج) اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ دریں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (ﷺ) نے جواباً فرمایا، ہاں کر سکتی ہو۔"

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا زاد حضرت فضل بن عباسؓ بھی موجود تھے کہ عورت نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔

(5) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے:

قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيكَ الرِّجَالُ، فَاجعَل لَنَا يَومًا مِن نَفسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَومًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنكُنَّ امرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِن وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امرَأَةٌ: وَاثنَتَينِ؟ فَقَالَ: وَاثنَتَينِ.(5)

"عورتیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: آپ (ﷺ) کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے۔ لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ایک روز کا وعدہ فرما لیا۔ چنانچہ مقررہ دن ان سے ملے، نصیحت فرمائی اور اوامر بتائے، ان کے ساتھ ہی ان سے فرمایا: تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔"

(4)Bukhari, Muhammad b. Isma'il, *Al-Sahih* (Beirut: Dar Ibn Kathir, Yamamah, 1987), 4: 1098, Hadith 4138
(5)Abid, Vol:1, p:50, Hadith:101

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 15, 2025

اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کر رہے ہیں کہ جنہوں نے عورتوں کی عرض کو سنا کہ انہوں نے آپ ﷺ سے الگ وقت لیا اور پھر اس مجلس میں بھی موجود تھے کہ جب عورتوں نے آپ ﷺ سے سوال وجواب کئے اسی لیے وہ تمام احوال روایت کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ بارگاہ نبوی ﷺ کا ہے اور صحیح حدیث سے ثابت ہے۔اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کی آواز پردے کا حصہ نہیں ہے۔

(6) حضرت قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب بنتِ مہاجر احمسیّہ تھا۔ آپؓ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ آپؓ نے دریافت کیا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپؓ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔(اس کے بعد اس عورت نے خلیفۃ المسلمین کے ساتھ گفتگو شروع کر دی)

فتكلمت، فقالت: من أنت؟ قال: امرؤ من المهاجرين، قالت: أي المهاجرين؟ قال: من قريش، قالت: من أي قريش أنت؟ قال: إنك لسئول، أنا أبو بكر، قالت: ما بقاؤنا على هذا الأمر الصالح الذي جاء الله به بعد الجاهلية؟ قال: بقاؤكم عليه ما استقامت بكم أئمتكم، قالت: وما الأئمة؟ قال: أما كان لقومك رءوس وأشراف، يأمرونهم فيطيعونهم؟ قالت: بلى، قال: فهم أولئك على الناس.[6]

"پھر وہ عورت بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ نے جواب دیا: میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ آپؓ نے فرمایا: قریش سے، اس نے پوچھا: آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا: اری سوالات کی گٹھڑی! میں ابو بکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ آپؓ نے فرمایا: جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ وہ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ آپؓ نے فرمایا: تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں گے کہ جن باتوں کا تمہیں حکم دیں ان پر خود بھی عمل کریں؟ اس نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپؓ نے فرمایا: بس وہی لوگ تمہارے پیشوا ہیں۔"

اس روایت کے مطابق عورت اجنبی ہے جو سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو نہیں جانتی اور نہ آپؓ اسے جانتے ہیں لیکن آپس میں طویل گفتگو ہو رہی ہے۔ اگر عورت کی آواز پردہ ہوتی تو آپؓ اپنی زوجہ کے ذریعہ اس عورت سے معلومات حاصل کرتے جیسا کہ آپؓ کی زوجہ وہاں موجود تھیں۔

[6]Bukhari, Al-sahih, Beirut, Vol:3, p:1293, Hadith:3622

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 15, 2025

(7) ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ تم چالیس (40) اوقیہ سے زائد مہر مقرر نہ کرو اور جس نے زیادہ مقرر کیا تو وہ زائد بیت المال میں ڈالا جائے گا۔ تو ایک عورت نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کیوں؟ تو اس نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا﴾ [النساء، 20:4] حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

امْرَأَةٌ أَصَابَتْ وَرَجُلٌ أَخْطَأَ۔[7]

"عورت نے درست بات کہی اور مرد نے خطا کی۔"

اس واقعہ کو بہت سے مفسرین، شارحین حدیث اور مؤرخین نے نقل کیا ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ کی مجلس میں عورت کا سوال وجواب کرنا بھی عورت کی آواز کا پردہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر عورت کی آواز پردہ ہوتی تو آپؓ کی مجلس میں عورت کبھی بھی آواز اٹھانے کی جرأت نہ کرتی۔

(8) حضرت عمر فاروقؓ نے شفاء بنت عبداللہ عدویہ کو بازار کی نگران مقرر کیا تھا۔ وہ قضاء الحسبہ (Accountability Court) اور قضاء سوق (Market Administration) کی ذمہ دار تھیں۔ شفاء بڑی سمجھدار اور باصلاحیت خاتون تھیں۔ حضرت عمر فاروقؓ ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے اور پسند فرمایا کرتے تھے اور دوسروں پر فضیلت دیتے تھے۔[8]

ان پر یہ ذمہ داری صرف عورتوں تک محدود نہ تھی بازار میں ان کا واسطہ مردوں سے بھی پڑتا تھا، لہٰذا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کی آواز شرعی پردے میں شامل نہیں ہے۔ اگر عورت کی آواز پردہ ہوتی تو حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابی رسول ایک خاتون کو اس منصب پر فائز نہ کرتے کہ جن کی تمنا اور خواہش سے آیت حجاب نازل ہوئی تھی۔

(9) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں عورتیں، آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتی تھیں اور مردوں کی موجودگی میں وہ آپ ﷺ سے مختلف سوالات بھی کیا کرتی تھیں۔ بعض اوقات اپنے حقوق کے لیے طویل گفتگو بھی کرتی تھیں جیسا کہ اسماء بنتِ زید بن سکن، انصاریہ ایک موقع پر دوسری عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، بارگاہ مصطفی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کی بھی یہی رائے ہے جو میری ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب مردو خواتین کی طرف مبعوث فرمایا ہے، سو ہم آپ (ﷺ) پر ایمان لائیں اور آپ (ﷺ) کی

---

[7]Al-Qurtubi, Muhammad b. Ahmad, *Al-Jami li Ahkam al-Quran* (Al-Qahira: Dar Shoab, n.d.), 5: 99
[8]Ibn Hazm, Ali b. Ahmad, *Al-Muhalla* (Beirut: Dar Ul Afaaq, n.d.), 9: 429

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 15, 2025

اتباع کی۔ ہم عورتیں گھروں میں بند بیٹھی رہتی ہیں۔ عورتیں، مردوں کی شہوت رانی کا ذریعہ ہیں اور ان کی اولاد کی حاملہ ہیں۔ اور مرد جمعہ، جنازوں اور جہاد میں شامل ہونے کی وجہ سے افضل ہو گئے ہیں۔ جب وہ جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو ہم ان کے اموال کی حفاظت اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اجر و ثواب میں ان کے ساتھ شریک ہو سکتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ مبارک صحابہ کرام کی طرف کیا اور فرمایا:

هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ أَحْسَنَ سُؤَالًا عَنْ دِينِهَا مِنْ هَذِهِ فَقَالُوا بَلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفِي يَا أَسْمَاءُ وَأَعْلِمِي مَنْ وَرَائِكِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا وَطَلَبَهَا لِمَرْضَاتِهِ وَاتِّبَاعَهَا لِمُوَافَقَتِهِ يَعْدِلُ كُلَّ مَا ذَكَرْتِ لِلرِّجَالِ فَانْصَرَفَتْ أَسْمَاءُ وَهِيَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اسْتِبْشَارًا بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (9)

نے جواب دیا: یا1 ”کیا تم لوگوں نے کسی عورت کو اپنے دین کے متعلق اس عورت سے زیادہ بہتر انداز میں سوال کرتے سنا ہے؟ تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! ہم نے نہیں سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسماء جاؤ! اپنے قبیلہ کی بقیہ عورتوں کو یہ باتیں سیکھاؤ اور سناؤ۔ اگر وہ اپنے شوہروں کے لیے اچھی جوڑی ثابت ہوتی ہیں، ان کی رضامندی، پیروی اور موافقت میں معروف رہتی ہیں تو مردوں کی جتنی خصوصیات آپ نے بیان کی ہیں ان میں برابر شامل ہو جائیں گی۔ اسماء لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے اور جو آپ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے تبصرہ کیا اس کے بارے میں خوشی مناتی ہوئی واپس گئیں۔“

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت، عورتوں کے حقوق اور تبلیغ دین کی خاطر غیر محارم کے سامنے بھی آواز بلند کر سکتی ہے کیونکہ حضرت اسماء انصاریہ نے کے سامنے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا بلکہ خراج تحسین پیش کیا اور انہیں بقیہ عورتوں کو یہی باتیں سنانے 1رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور سیکھانے کی ترغیب دی۔ پھر انہوں (حضرت اسماء) نے خوشی میں کلمہ طیبہ اور نعرہ تکبیر بلند کیا تو آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ اگر عورت کی آواز پردہ میں شامل ہوتی تو حضور اکرم ﷺ عورت کے غیر محارم کے سامنے آواز بلند کرنے پر کبھی بھی اس کی حوصلہ افزائی نہ فرماتے۔

(10) حضرت سمراء بنت نہیک اسدیہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا مبارک زمانہ پایا تھا اور کافی عمر رسیدہ تھیں۔ وہ جب بازاروں سے گزرتیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تھیں۔ ان کے پاس ایک کوڑا تھا جس سے ان لوگوں کو مارتی تھیں جو کسی برے کام میں مشغول ہوتے تھے۔ (10)

ایک صحابیہ کا بازاروں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کی آواز کا پردہ نہیں ہے۔ اگر عورت کی آواز پردہ میں شامل

---

(9)Ibn Abdul Barr, Yusuf b. Abdullah, *Al-Isti‘ab* (Beirut: Dar al-Fikr, n.d.), 4: 1787, Hadith 3233

(10)Ibn Abdul Barr, Yusuf b. Abdullah, *Al-Isti‘ab* (Beirut: Dar al-Fikr, n.d.), 4: 1863, Hadith 3386

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ کبھی بھی یہ عمل سرانجام نہ دیتیں اور انہیں منع کرنے کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا، لہٰذا یہ ایک بہت پختہ دلیل ہے کہ دعوت و تبلیغ دین کے لیے عورت ہر جگہ آواز بلند کر سکتی کیونکہ ممانعت پر کوئی نص وارد نہیں ہوئی جبکہ جواز کی کئی نظائر ملتی ہیں۔

(11) حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت ام کلثومؓ کو ملکہ روم کے دربار میں سفارتی مشن پر بھیجا جیسا کہ ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تاریخ الامم والملوک میں نقل کیا ہے:

وبَعَثَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى مَلِكَةِ الرُّومِ بِطِيبٍ وَمَشَارِبَ وَأَحْفَاشٍ مِنْ أَحْفَاشِ النِّسَاءِ... وَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِرَقْلَ، وَجَمَعَتْ نِسَاءَهَا، وَقَالَتْ: هَذِهِ هَدِيَّةُ امْرَأَةِ مَلِكِ الْعَرَبِ، وَبِنْتِ نَبِيِّهِمْ.(11)

”حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابو طالبؓ کو روم کی ملکہ کی طرف خوشبو، مشروبات اور عورتوں کے سامان رکھنے کے صندوقچے دے کر بھیجا گیا۔ آپ کے استقبال کے لیے ہرقل کی زوجہ آئی اور اس نے (روم کی) خواتین کو جمع کیا اور کہا: یہ تحفے عرب کے بادشاہ کی بیوی اور ان کے نبی کی بیٹی لے کر آئی ہیں۔“

سفارتی معاملات میں عورت کو مردوں کے ساتھ سفر کرنے اور ان سے بات چیت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، شرعاً اگر باپردہ رہتے ہوئے عورت یہ ذمہ داری نبھائے تو خلافت راشدہ سے اس کی مثال ملتی ہے۔ اگر عورت کی آواز پردہ میں شامل ہوتی تو سیدنا عثمان غنیؓ جیسے جلیل القدر صحابی عورت کو اس منصب پر کبھی فائز نہ کرتے۔

(12) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کی انصاری مرد سے شادی ہوگئی۔ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ نے شادی کے گیت گانے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی حدیث مبارکہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

كَانَ فِي حِجْرِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَزَوَّجْتُهَا، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عُرْسِهَا، فَلَمْ يَسْمَعْ غِنَاءً وَلَا لَعِبًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ غَنَّيْتُمْ عَلَيْهَا؟ أَوَلَا تُغَنُّونَ عَلَيْهَا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ.(12)

”میرے پاس ایک انصاری لڑکی رہا کرتی تھی، میں نے اس کی شادی کروائی۔ وہ فرماتی ہیں: حضور نبی کریم ﷺ اُس کی شادی کے روز میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کوئی نغمہ سنا نہ کوئی تفریح دیکھی۔ اِس پر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عائشہ! تم اس

---

(11) Al-Tabari, Muhammad b. Jarir, *Tarikh al-Tabari* (Beirut: Dar al-Kutub, n.d.), 2: 601

(12) Ibn Hibban,Al-sahih, Vol:13, p:185, Hadith:5875

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

کے لیے شادی کے گیت کا اہتمام کر چکی ہو؟ یا فرمایا: کیا تم اس کے لیے شادی کے گیت کا اہتمام نہیں کرو گی؟۔ پھر فرمایا: یہ انصاری قبیلہ ایسے مواقع پر ترنم کے ساتھ کلام سننا پسند کرتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے قریبی ایک انصاری لڑکی کی شادی کا اہتمام کیا۔اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: کیا تم نے دلہن کو تیار کر لیا ہے؟ انہوں نے اس کا اثبات میں جواب دیا۔اس پر آپ ﷺ نے مزید دریافت فرمایا:

أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي، قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ.(13)

''کیا تم نے شادی کا گیت سنانے کے لیے کسی کا بندوبست کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے نفی میں جواب دیا، تو اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: انصار لوگ ترنم کے ساتھ کلام سننا پسند کرتے ہیں، بہتر ہے کہ تم کسی خوش آواز کا انتظام کرو جو یہ کہے کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں، ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عمر دراز عطا فرمائے۔''

ان احادیث سے عورت کے ترنم کے ساتھ گانے کا ثبوت ملتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ دریافت فرما رہے ہیں کہ کسی گانے والی کا بندوبست کیا ہے کہ نہیں؟ مقصد ہے کہ کلام فحش نہ ہو اور نہ ہی شرکیہ کلام ہو تو اسے ترنم کے ساتھ پڑھنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

(13) حضرت براءؓ سے مروی روایت جس میں حضرت سراقہ کے قبول اسلام سے پہلے گھوڑا زمین میں دھسنے کا واقعہ ہے اور قباء سے مدینہ منورہ پہنچنے کا ذکر ہے اور صحابہ کرام کا آپس میں بحث کرنا کہ حضور ﷺ کس کے پاس ٹھہریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ، أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُونَ: يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ.(14)

''میں بنو نجار کے پاس ٹھہروں گا جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں، میں اپنے قیام سے ان کی عزت افزائی کروں گا، پھر تمام مرد اور عورتیں اپنے اپنے مکانوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے، وہ سب نعرے لگا رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ! یا محمد یا رسول اللہ!''

(13)Ibn Majah, Muhammad b. Yazid, *Al-Sunan* (Beirut: Dar al-Fikr, n.d.), 1: 612, Hadith 1900
(14)Muslim, Ibn al-Hajjaj, *Al-Sahih* (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1987), 4: 2310, Hadith 2009

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 15, 2025

اس موضوع پر امام حاکم نے جو روایت نقل کی ہے، اس میں الفاظ مختلف ہیں۔ امام حاکم کی المستدرک کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَخَرَجَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلْنَا فِي الطَّرِيقِ، وَصَاحَ النِّسَاءُ وَالْخُدَّامُ وَالْغِلْمَانُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ أُمِرَ. (15)

''حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ (اپنے گھروں سے) باہر نکل آئے، حتیٰ کہ ہم گلی میں داخل ہوئے تو عورتیں، خدام اور لڑکے سب زور زور سے یہ کہہ رہے تھے: اللہ اکبر! محمد رسول اللہ تشریف لے آئے ہیں، محمد رسول اللہ تشریف لے آئے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جہاں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم ہوا وہاں آپ ﷺ نے قیام فرمایا۔''

ان روایات سے واضح ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی منائی، نعرے لگائے اور نعت پڑھی لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا۔ اس سے پہلے قباء میں آپ ﷺ کا استقبال ہوا اور پھر بعض مواقع پر بچیوں نے آپ ﷺ کے سامنے دف کے ساتھ اشعار پڑھے اور منع نہیں کیا گیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منع کرنے کی کوشش کی مگر آپ ﷺ نے انہیں جاری رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مذکورہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ عورت کی آواز غیر محارم کے سامنے کسی نیک مقصد اور اشاعت و ترویجِ دین کے لیے بلند ہو تو کوئی حرج نہیں ہے جبکہ عورت کی آواز، عورتوں کی مجالس میں دین اسلام کی سربلندی، ترویج و اشاعت، حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول ﷺ کے لیے بلند ہو تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ اہلِ ایمان مردوں کی طرح اہلِ ایمان عورتوں کو بھی حکم دیا کہ ہے کہ اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں، لہٰذا یہ دونوں کو حکم بھی ہے اور دونوں کی ضرورت بھی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (16)

(15) Al-Hakim, Muhammad b. Abdullah, *Al-Mustadrak ʻala al-Sahihayn* (Dar al-Kutub, 1990), 3: 14, Hadith 4282
(16) At-Tawbah, 9/71

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 15, 2025

"اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجالاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔"

جس طرح صدرِ اوّل میں ہزاروں صحابیات نے احادیثِ مبارکہ روایت کیں، اُمہات المؤمنین اور دیگر صحابیات جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت سمیہؓ، حضرت اُمّ عمارہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت اُمّ سلمہؓ، حضرت فاطمہ بنتِ خطابؓ، حضرت ام ہانیؓ، کے نام سرِ فہرست ہیں۔ تمام رواۃ صحابیات کے نام یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں ہیں تاہم ہزاروں صحابیات نے فریضہ دعوت و تبلیغ دین سرانجام دیا لیکن قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ ان صحابیات کو روایت کرنے یا تبلیغ دین سے منع نہیں کیا گیا حالانکہ انہوں نے غیر محارم کو بھی احادیث روایت کیں، منع اس لیے نہیں کیا گیا کہ مذکورہ بالا حکم باری تعالیٰ مرد و خواتین دونوں کے لیے ہے۔ اس لیے دورِ حاضر میں بھی ضروری ہے کہ صدرِ اوّل کی طرح عورتوں کو دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے میدانِ عمل میں اتارا جائے کیونکہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ان کی بھی تعلیم و تربیت مردوں کی طرح ضروری ہے۔ ایک اچھا معاشرہ تشکیل دینے کے لیے بھی مردوں کی طرح عورتوں کا پڑھا لکھا ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس لیے بھی کہ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کے لیے عورت کا تعلیم و تربیت یافتہ ہونا از حد ضروری ہے کیونکہ اگر بچوں کی تعلیم و تربیت اچھی نہیں ہوگی تو اگلی نسلوں کا اخلاق مزید بگڑ جائے گا اور اکثر معاشرہ لادینیت کا شکار ہو جائے گا۔ ایک عورت کو دین دار بنانا پورے گھرانے کو دین دار بنانے کے مترادف ہے۔ آج کے مادیت زدہ دور میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ عورتوں کو ضروری اور بنیادی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔ آج کے دور میں جس قدر عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اگر ان کے اجتماع میں خطاب کیا جائے گا تو لامحالہ تمام عورتوں کو آواز سنانے کے لیے لاؤڈ اسپیکر کی بھی ضرورت ہوگی۔ جب عورتوں کے کسی بڑے اجتماع میں لاؤڈ اسپیکر پر عورتیں درس و تدریس کریں گی تو آواز باہر جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب عورتیں، عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ٹی وی پروگرام، یوٹیوب چینل، اور سوشل میڈیا کے دیگر پلیٹ فارمز پر دین اسلام کی تعلیمات بیان کریں گی تو ان کی آواز غیر محرم بھی سن سکتا ہے۔ اگر اس طرح پڑھی لکھی دین دار عورتوں کی آواز کو پردہ قرار دے کر اور انہیں دین اسلام کی ترویج و اشاعت بذریعہ جدید ذرائع سے روک دیا جائے تو ان کی جگہ وہ عورتیں دین اسلام کو غلط انداز میں پیش کریں گی جن کا دینی تعلیمات سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر وہ اخلاقیات کا درس دیتے ہوئے قرآن و حدیث اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے مثالیں دینے کی بجائے مغربی معاشروں کی مثالیں پیش کریں گی کیونکہ جو خلاء دین دار لوگ چھوڑیں گے، اسے بے دین اور سیکولر لوگ پُر کریں گے۔ اور ہماری نسلیں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کو نمونہ حیات بنانے کی بجائے مغربی روایات کو اپنے لیے رول ماڈل سمجھیں گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر منصوص مسئلہ پر قطعی نصوص والا حکم لاگو کر کے حرام قرار دینا کسی صورت جائز نہیں ہے۔ اس لیے بلا دلیل عورت کی آواز کا پردہ واجب قرار دینا اور دین اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کرنے والی عورت کے عمل کو حرام کہنا کسی صورت جائز نہیں ہے۔ اور جو عورتیں محافل میلاد، تعلیمی و تربیتی کانفرنسز اور ٹی وی پروگرامز میں اپنی خدمات

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 15, 2025

سر انجام دے رہی ہیں اُنہیں کسی صورت منع کرنے کا کوئی عقلی اور نقلی جواز نہیں بنتا کیونکہ مردوں کی طرح شرعی حدود میں رہتے ہوئے عورتوں پر بھی تبلیغ دین واجب ہے۔

OPEN ACCESS

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 15, 2025

Bibliography

1. Al-Quran
2. Al-Hakim, Muhammad b. Abdullah, Al-Mustadrak ala al-Sahihayn (Dar al-Kutub, 1990)
3. Al-Qurtubi, Muhammad b. Ahmad, Al-Jami li Ahkam al-Quran (Al-Qahira: Dar Shoab, n.d.)
4. Al-Tabari, Muhammad b. Jarir, Tarikh al-Tabari (Beirut: Dar al-Kutub, n.d.)
5. Bukhari, Muhammad b. Isma'il, Al-Sahih (Beirut: Dar Ibn Kathir, Yamamah, 1987)
6. Ibn Abdul Barr, Yusuf b. Abdullah, Al-Isti'ab (Beirut: Dar al-Fikr, n.d.)
7. Ibn Hazm, Ali b. Ahmad, Al-Muhalla (Beirut: Dar Ul Afaaq, n.d.)
8. Ibn Hibban, Muhammad b. Hibban, Al-Sahih (Beirut: Mu'assasah al-Risalah, 1993)
9. Ibn Majah, Muhammad b. Yazid, Al-Sunnan (Beirut: Dar al-Fikr, 1900)
10. Muslim, Ibn al-Hajjaj, Al-Sahih (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1987)
11. Al-Tabari, Muhammad b. Jarir, *Tarikh al-Tabari* (Beirut: Dar al-Kutub, n.d.), 2: 601
12. Ibn Hibban,Al-sahih, Vol:13, p:185, Hadith:5875
13. Ibn Majah, Muhammad b. Yazid, *Al-Sunan* (Beirut: Dar al-Fikr, n.d.), 1: 612, Hadith 1900
14. Muslim, Ibn al-Hajjaj, *Al-Sahih* (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1987), 4: 2310, Hadith 2009
15. Al-Hakim, Muhammad b. Abdullah, *Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn* (Dar al-Kutub, 1990), 3: 14, Hadith 4282
16. At-Tawbah, 9/71